قدرت ثانیہ
اور
بشارات ربّانیہ

مرتبہ
لقمان احمد شاؔد
مدرسۃ الظفر ربوہ

ارشاد خداوندی
پیش گوئی مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رؤیا وکشوف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
رؤیا وکشوف خلفائے احمدیت
رؤیا وکشوف صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کشوف ومبشرات احباب جماعت وگزشتہ اولیائے کرام دربارہ خلافت اُولیٰ، خلافت ثانیہ، خلافت ثالثہ، خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ

آیت:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَ

لَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَO

(سورۃالنور:56)

’’تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔‘‘

(ترجمہ از قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث:

مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِالرُّؤْیَا الصَّالِحَةِ لَمْ یُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

جس شخص کا رؤیائے صالحہ پر یقین نہیں تو اس کا للہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر بھی یقین نہیں۔

(مقدمہ خواب وتعبیر ترجمہ تعطیر الانام فی تعبیر المنام از شیخ عبدالغنی ابن اسمٰعیل نابلسیؒ صفحہ 40 ایڈیشن اول2002ء ناشر ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

پیش گوئی مخبرِ صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم:

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْکُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّةً فَیَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنَ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4صفحہ 273 ۔مشکٰوۃبَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِیْرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔جب یہ دورختم ہو گا تواس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کوختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی !یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

خلافت اُولیٰ کے متعلق پیشگوئیاں:

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے پیشگوئی فرمائی کہ آنے والے مسیح و مہدی کا ایک خاص وزیر حافظ قرآن ہو گا چنانچہ لکھتے ہیں:

وَهُمْ مِنَ الْاَعَاجِمِ مَا فِيْهِمْ عَرَبِيٌّ لٰكِنْ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّابِالْعَرَبِيَّةِ لَهُمْ حَافِظٌ لَيْسَ مِنْ جِنْسِهِمْ مَّاعَصَى اللّٰهَ قَطُّ هُوَاَخَصُّ الْوُزَرَآءِ وَاَفْضَلُ الْاَمْنَآءِ۔

(الفتوحات مکیّہ جلد 3 صفحہ 328۔اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ وَ ثُلُثُ مِائَةٍ فِیْ مَعْرِفَةِ وُزَرَآءِ الْمَهْدِیِّ الظَّاهِرِ فِیْ آخِرِالزَّمَانِ ۔مطبوعہ دارصادر بیروت لبنان)

''وزرائے مہدی سب عجمی ہوں گے ان میں سے کوئی عربی نہ ہو گا لیکن وہ عربی میں کلام کرتے ہوں گے ان میں سے ایک حافظ قرآن ہو گا جو ان کی جنس میں سے نہیں ہو گا کیونکہ اس نے کبھی خدا کی نافرمانی نہیں کی ہو گی، وہی اس موعود کا وزیر خاص اور بہترین امین ہو گا۔

پانچویں صدی ہجری کے مسلمہ امام یحیٰی بن عقب نے امام مہدی کے بعد ایک عربی النسل شخص کے ظہور کی خبر دی چنانچہ لکھا ہے کہ:

اِذَا جَـــآءَ هُـــمُ الْـعَـــرَبِـیُّ حَـقًّـــا

عَـلٰـی عَـمَـلٍ سَيُـمْـلِكُ لَامَـحَـالٖ

وَيَــفْتَــحُــوْنَهَـــا مِـنْ غَيْــرِ شَكٍّ

وَكَـــمْ دَاعٍ يُّـــنَـــادِیْ بِـــابْتِهَـــالٖ

(شمس المعارف الکبری از شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی مصری کامل چار حصے دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

یعنی حضرت امام مہدی کے بعد ایک عظیم الشان عربی النسل آئے گا جو (خلیفہ) برحق ہو گا اور نیک عمل و سیرت اور بلند مرتبت کے باعث وہ (روحانی) بادشاہت کا ضرورت وارث ہو گا اور اس کے زمانہ میں بلاشک ممالک فتح ہوں گے بے شمار دعائیں کرنے والے عاجزی کے ساتھ اسلام کی فتح (یا قدرت ثانیہ کے ظہور) کے لئے دعائیں کریں گے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم اے اپنی کتاب ''سیرۃ المہدی'' میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ:

'' خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک کام در پیش ہے دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا: یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 37از حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے روایت نمبر 537)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

'' خاکسار عرض کرتا ہے کہ جس وقت لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے اس وقت حضرت مولوی نور الدین صاحب اس کمرہ میں موجود نہیں تھے جس میں آپ علیہ السلام نے وفات پائی۔ جب حضرت مولوی صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت صاحب علیہ السلام کی پیشانی کو بوسہ دیا اور پھر جلد

ہی اس کمرے سے باہر تشریف لے گئے۔ جب حضرت مولوی صاحب کا قدم دروازے سے باہر ہوا اس وقت مولوی سید محمد احسن صاحب نے رقت بھری آواز میں حضرت مولوی صاحب سے کہا: اَنْتَ صِدِّیْقِیْ ۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مولوی صاحب! یہاں اس سوال کو رہنے دیں قادیان جا کر فیصلہ ہو گا۔ خاکسار کا خیال ہے کہ اس مکالمہ کو میرے سوا کسی نے نہیں سنا۔''

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 11از حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے روایت نمبر14)

جناب شیخ محمد خان صاحب احمدی سنگری (کوہاٹ) حال وارد قادیان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''1916ء میں خاکسار بیمار ہو گیااور شہر جہلم سے میری بیوی بچے مجھے لے کر جائے سکونت میرانوالی میں آگئے اور میں وہاں قریباً چار ماہ بیمار پڑا رہا۔ حکیموں اور ڈاکٹروں نے مجھے لاعلاج قرار دے کر چھوڑ دیا ایک رات بے ہوشی کی حالت میں میں نے خواب دیکھا ۔ اور میں اس بیان کو خدا کو حاضر ناظر جان کر، جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے، لکھواتا ہوں کہ یہ وہی خواب ہے جو میں نے 1916ء میں دیکھا تھا:

میں نے دیکھا کہ روز قیامت ہے اور تمام لوگ قبرستان سے اٹھ کر حساب کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور جا رہے ہیں اور میں بھی رحیم بخش صاحب ولد علی محمد صاحب رتڑہ کے ہمراہ خدا تعالیٰ کے نزدیک جا رہا ہوں اور بیس قدم پر میں نے خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور دوزخ بھی دیکھی اور مجھے دل میں خیال آیا کہ خدا جانے میں کہاں جاؤں گا؟ اور دیکھا کہ خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قالین پر بیٹھے ہیں اور میں اور رحیم بخش ان کے پاس دوڑتے کانپتے جا بیٹھے ہیں، میری آنکھ کھل گئی اور چند دن کے بعد میرا بخار ٹوٹ گیا۔ دو سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کو پہچانا اور مذکورہ خواب میں جو شکل خدا تعالیٰ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آئی تھی وہ تین سال کے بعد بذریعہ تصویر دکھائی گئی جو شکل ...... مسیح موعود علیہ السلام کی تھی وہ ....اللہ تعالیٰ کی تھی اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی وہی خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی تھی اور تصویر دیکھنے کے ڈیڑھ سال بعد مولوی محمد علی صاحب لاہوری امیر کی بیعت کی تھی اور اس کے بعد1931ء میں حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر لی۔''

(کتبۂ حکیم احمد دین سیکرٹری تبلیغ محلّہ دارالسعۃ قادیان ۔ از چٹھی مرقومہ یکم جولائی1939ء)

(''بشارت رحمانیہ'' جلد 1صفحہ315از مولانا عبدالرحمان مبشر صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ پر انوارِ سماوی کا نزول:

جناب خواجہ صاحب دین صاحب ڈھینگیرہ ہاؤس گوجرانولہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ قادیان گاؤں کے باہر جہاں اب دارالرحمت ہے اس میدان میں ہم کثرت سے جمع ہیں، ایک اَنبوہِ کثیر ہے، اس کے درمیان حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہیں اور چکر لگا رہے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ بشاش اور سرخ ہے میں آسمان سے نور نازل ہوتا حضور رضی اللہ عنہ پر دیکھ رہا ہوں اور لوگوں سے کہتا ہوں دیکھو انوارِ سماوی نازل ہوتے کسی نے دیکھنے ہیں تو اب دیکھ لے کہ کس طرح انوارِ سماوی نازل ہوتے ہیں۔ اتنے میں حضور خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ گھوڑے کی باگ موڑ کر اس مجمع کثیر سے باہر نکل کر گاؤں کی طرف رُخ کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ کی شکل گھوڑے پر ایک خوبصورت گورے رنگ کے جوان شخص میں متشکّل ہو جاتی ہے۔''

(’’بشارات رحمانیہ‘‘ جلدا صفحہ 212 و 213۔از مولانا عبدالرحمان مبشر صاحب)

مستری حسن الدین آف سیالکوٹ بیان کرتے ہیں:

’’ایک دالان کے اندر میں مع بہت سے دوستوں کے لیٹا ہوا ہوں درمیان دالان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں، نوکر کھانا لایا، میں نے پوچھا: کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمالیا ہے؟ نوکر نے کہا: ابھی نہیں۔ میں نے ادب کے لئے کھانا رکھ لیا اور پھر دیکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مولوی نور الدین صاحب کی ہوگئی ہے۔ میں بڑا خوش ہوا اور نیند کھل گئی۔‘‘

(’’البدر‘‘ 18فروری 1909ء جلد 18صفحہ 1)

مکرم ناصر شاہ صاحب آف جموں بیان کرتے ہیں:

’’میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا تھا جو گزارش کر رہا ہوں۔ خواب میں دیکھا کہ حضور والا (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) کو محکمہ انجینئرنگ کا بھی سپرد کیا گیا ہے اور ایک بڑا عالی شان پل تیار ہونا ہے جس کے نقشے وغیرہ حضور رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہیں اور اس پل کی بنیادیں کچھ پہلے سے بھی کھدائی کی گئی ہوئی ہیں۔ کسی وجہ سے وہ کام بند تھا اب اس پل کا کام دوبارہ حضور والا رضی اللہ عنہ شروع کرانے کے واسطے موقع پر تشریف لائے ہیں اور وہ کام خاکسار نابکار کی زیرنگرانی حضور والا رضی اللہ عنہ نے ختم کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ تمام نقشے حضور رضی اللہ عنہ نے مجھے دیئے اور حسن محمد ٹھیکیدار نے وہ کام شروع کیا اور بنیادوں میں روڑی وغیرہ ڈالنی شروع کر دی ہے پھر وہاں سے تھوڑے فاصلہ پر ہی حضور والا درس قرآن شریف کے لئے بیٹھ گئے ہیں اور بہت سے احباب درس میں شامل ہیں وہ عمارت بھی بڑی عالی شان ہے اور وہاں پر عجیب روشنی سی ہے خاکسار یہ نظارہ دیکھ کر دل میں ہی کہتا ہے کہ سبحان اللہ! سبحان اللہ! باوجود اس قدر کام کے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) نے کبھی درس نہیں چھوڑا۔ بعد درس قرآن شریف کے حضور والا رضی اللہ عنہ دوسرے کاموں کو ملاحظہ فرما کر واپس تشریف لائے ہیں اور یہ عاجز نہایت ادب کے ساتھ کھڑا تھا، حضور رضی اللہ عنہ میری طرف دیکھ کر مسکرائے ہیں اور ایک پختہ زینہ ہے اس رستہ سے آپ رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے ہیں اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کا چہرۂ مبارک حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرۂ مبارک کی طرح تھا بلکہ دستار مبارک اور شملہ بھی اسی طرح ایک ہی انداز پر تھا تو میں کہتا ہوں کہ سبحان اللہ! اب تو حضرت صاحب اور مولوی صاحب میں کچھ فرق نہیں۔ الحمد للہ رب العالمین

31جنوری 1909ء بوقت پانچ بجے صبح میں نیند سے اٹھا ہوں تو زبان پر یہ شعر جاری تھا:

خدا نے فضل سے بھیجا ہے فرزند

لگا سینے میں پالیں خوب دلبند‘‘

(’’البدر‘‘ 18فروری 1909ء جلد 8صفحہ 1)

’’حضرت صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کو خدا تعالیٰ نے قبل از وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق خبر دے دی تھی چنانچہ روایت کے مطابق ایک دفعہ عجب خان تحصیل دار جو ہمارے یہاں آئے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گھر جانے کی اجازت لے کر شہید مرحوم کے پاس آئے اور کہا کہ: میں نے حضرت صاحب علیہ السلام سے اجازت لے لی ہے لیکن مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے نہیں لی۔ شہید مرحوم نے فرمایا کہ: مولوی صاحب سے جا کر ضرور اجازت

لینا کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یہی اوّل خلیفہ ہوں گے۔ چنانچہ جب شہید مرحوم جانے لگے تو مولوی صاحب سے حدیث بخاری کے دو تین صفحے پڑھے اور ہم سے فرمایا کہ: یہ میں نے اس لئے پڑھے ہیں کہ تا میں بھی ان کی شاگردی میں داخل ہو جاؤں، حضرت صاحب علیہ السلام کے بعد یہ خلیفۂ اوّل ہوں گے۔''

(شہید مرحوم حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ چشم دید واقعات از سید احمد نور کابلی صفحہ 9-10 شائع کردہ احمد اکیڈمی)

خلافت ثانیہ کے متعلق پیشگوئیاں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَهٗ۔

(مشکوۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ جلد نمبر3 صفحہ 49 ناشر مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دُنیا میں تشریف لائیں گے وہ شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ پیش گوئی کہ ''مسیح موعود کی اولاد ہو گی'' یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہو گا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آ چکی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 325)

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیش گوئی:

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے منظوم کلام میں آنے والے موعود اقوام عالم کے متعلق بڑی صراحت کے ساتھ پیش گوئی فرمائی اور اس امام مہدی و مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کے عظیم فرزند کے متعلق بھی پیشگوئی فرمائی۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''دَورِ اُوچوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم''

(الاربعین فی احوال المهدين صفحہ 47 از حضرت شاہ اسماعیل شہید)

جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا فرزند یادگار رہ جائے گا۔

ایک شامی بزرگ کی پیش گوئی:

پانچویں صدی ہجری کے ایک شامی بزرگ نے اپنے منظوم کلام میں مہدی اور ایک عربی النسل شخص کے ظہور کے بعد ایک موعود وجود کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَ مَحْمُوْدٌ سَیَظْهَرُ بَعْدَ هٰذَا

وَ یَمْلِکُ الشَّامَ بِلَا قِتَالٍ

(شمس المعارف الکبریٰ از شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی مصری کامل چار حصے۔صفحہ 417 دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

ترجمہ: مسیح موعود اور ایک عربی النسل انسان کے بعد محمود ظاہر ہو گا جو ملک شام کو کسی (مادی) جنگ کے بغیر فتح کرے گا۔

حضرت مولوی محمد پریل صاحب (سندھ):

حضرت مولوی محمد پریل صاحب (سندھ) بیان کرتے ہیں:

’’ 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اشتہارات پہنچے۔ مولوی محمد علی صاحب کا ٹریکٹ پڑھ کر بڑا صدمہ ہوا اور انہیں تفکرات میں تھوڑی سی غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ میرے سکول میں ہیڈ ماسٹر ہو کر آئے ہیں تو اب مجھ کو کسی کا کوئی ڈر نہیں۔ میں پھر بیدار ہوا تو مجھے حضرت اقدس کے خلیفہ برحق ہونے کا کامل یقین ہو گیا۔‘‘

(’’ بشارات رحمانیہ‘‘ جلد 1 صفحہ 258از مولانا عبدالرحمٰن مبشرصاحب)

ابن مسعود خلیفہ ہو گیا ہے:

جناب چودھری غلام رسول صاحب چک 99 شمالی سرگودھا بیان کرتے ہیں:

’’ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے مندرجہ ذیل خواب اسی طرح دیکھا ہے۔ ہم ابھی گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ہی تھے اور ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ زندہ تھے کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں احمدیہ چوک قادیان میں کھڑا ہوں اور اردگرد کی دُکانیں سناروں کی معلوم ہوتی ہیں اور دُکانوں میں چاندی کے بہت سے تیار شدہ زیورات پڑے ہیں اور کچھ تیار کئے جا رہے ہیں اور کچھ سونے کے زیورات بھی ہیں ان میں سنار مسمی رمضان ہے جو کہ ہمارا واقف ہے کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ایک جانب سے آنکلے ہیں۔ (اس وقت ہم حضرت صاحب کو میاں صاحب کہا کرتے تھے) کہ کسی نے ہاتھ سے میاں صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ابن مسعودؓ خلیفہ ہو گیا ہے۔) گویا خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابن مسعود بتایا گیا ہے۔ (حضرت ابن مسعود جن کا نام عبداللہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں۔)‘‘

(کتبہ چودھری سلطان احمد صاحب ابن چودھری غلام رسول صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ چک 99شمالی سرگودھا)

(بشارات رحمانیہ جلد 1 صفحہ 251از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب)

حضرت علامہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی رضی اللہ عنہ:

طلوعِ بدرِ کامل:

حضرت علامہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے آخری ایام میں جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان خانہ میں آنجناب سے علاج کرایا کرتا تھا ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میری عیادت یعنی بیمار پرسی کے طور پر تشریف لائے ہیں اور میرے پاس آ بیٹھے ہیں اور فرماتے ہیں: اب کیا حال ہے؟ صبح کے وقت سیدنا محمود ایدہ اللہ تشریف لائے اور میرے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا: اب کیا حال ہے؟ اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھااور حضور علیہ السلام کو فرماتے سنا بالکل اسی طرح سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ سے وہ بات پوری ہوئی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ: بتایئے آج کل کوئی خواب تو نہیں دیکھا؟ ان دنوں میں جماعت انصار اللہ کا بھی ممبر تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کے انتظام سے تعلق رکھتی تھی، میں نے عرض کیا: انہی دنوں میں مَیں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک نیا چاند چڑھا ہے اور وہ کامل بھی ہے اور اس کی روشنی میں بھی کوئی نقص اور کسی طرح کی کمی نہیں لیکن اس کے مقابل زمین سے اس قدر گرد و غبار اُٹھا ہے کہ اس کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے روکتا ہے اور اس وقت ہم جو انصار ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اس گرد و غبار کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے معوذتین یعنی سورہ **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور سورہ **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** کو بہت پڑھنا چاہیے۔''

(بشارات رحمانیہ جلد 1 صفحہ 315 و 316 از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب)

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

''یہ بھی دیکھا کہ ہم ایک دریا سے نوح علیہ السلام کی کشتی کے ذریعہ پار اترے ہیں اور جب کنارے پر پہنچے ہیں تو ہمیں حکم ملا ہے کہ اب اس کشتی سے اترنے کے بعد تم نے ایک بحری جہاز پر سوار ہونا ہے۔ چنانچہ ابھی وہ جہاز ایک جگہ کھڑا ہوا تھا کہ ہم اس پر جا سوار ہوئے اور اس کی کئی منزلیں ہیں ہم سب سے اوپر کی منزل میں سوار ہوئے جہاز بالکل نیا معلوم ہوا گویا کاریگر ابھی بنا کر گئے ہیں، ابھی اس کی تراش خراش کے آثار بھی اس پر نظر آ رہے تھے کہ ہم اس پر جا سوار ہوئے ہمیں بتایا گیا کہ اس جہاز کے چلنے میں ابھی کچھ دیر ہے لیکن باوجود دیری کے ہم پہلے ہی اس پر سوار ہوئے اس کے متعلق مجھے یہ تعبیر بتائی گئی کہ کشتی نوح علیہ السلام کی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تھے اور یہ بالکل نیا تیار شدہ جہاز جواب کچھ دیر بعد چلنے والا ہے یہ سیدنا محمود ہیں جو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ثانی ہوں گے اور جماعت انصار اللہ کی حیثیت میں آپ سے تعلق گویا اس جہاز میں پہلے ہی جا سوار ہونے کی طرف اشارہ تھا جس کی بعد میں تصدیق ہوگئی۔''

(بشارات رحمانیہ جلد 1 صفحہ 316 و 317از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب)

بیان محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی قادیان:

''محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی قادیان بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ گھوڑے سے گرے تو انہی غم و اندوہ کے دنوں میں ایک رات خواب میں یہ نظارہ دیکھا کہ ایک جگہ ہے جیسے کوئی باغ ہے اس میں ایک مجلس چوکور شکل میں بیٹھی ہوئی ہے جس میں بڑے بڑے بزرگ اور نورانی شکل لوگ بیٹھے ہیں کہ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمودار ہوئے اور ایسا معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام سڑک کی طرف سے تشریف لائے ہیں لیکن یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ سڑک کی طرف سے تشریف آوری ہوئی بلکہ

اچانک نظر آ گئے ہیں اور حضور علیہ السلام نے میاں صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے چہرے کو اس طرح دکھایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''فکر کی کیا بات ہے؟ تین دن کو یہ جو ہو گا۔'' اس خواب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کو صحت ہونی شروع ہو گئی لیکن میں اس خواب کی وجہ سے یہ خیال کرتی رہی کہ حضرت کی وفات اب بہت قریب ہونے والی ہے مگر جوں جوں دن گزرتے گئے حضور رضی اللہ عنہ کی صحت اچھی ہوتی گئی حتیٰ کہ چند دنوں کے بعد ان کو صحت ہو گئی اور وہ خطرناک حالت بیماری کی جاتی رہی۔ آخر قریباً تین سال کے بعد حضرت رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہٗ اللہ تعالیٰ خلیفہ منتخب ہوئے، تب معلوم ہوا کہ میری خواب اس طرح پوری ہوئی ہے کہ تین دن سے مراد تین سال تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کی خبر خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے تین سال قبل ان کا چہرہ دکھا کر دی تھی۔''

(بشارات رحمانیہ جلد 1 صفحہ 423از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب)

جناب بابو عبدالکریم صاحب مغل پورہ لاہور:

جناب بابو عبدالکریم صاحب مغل پورہ لاہور بیان کرتے ہیں:

'' (تاریخ ٹھیک طور پر یاد نہیں، غالبًا خلافتِ اُولیٰ کے آخری آیام تھے) دیکھا ایک بہت بڑا وسیع میدان ہے جس میں ہلکا سا پردہ لگا ہوا ہے جس جگہ پر وہ ہے وہ بہت بلند جگہ ہے اور دوسری بہت نیچی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ نچلی جگہ سے دریا زمین چھوڑ گیا ہے میں نچلی جگہ میں کھڑا ہوں یک لخت پردہ کے درمیان سے ایک ہاتھ نچلی جگہ کی طرف نمودار ہوا جو اس قدر روشن ہے کہ اس کی مثال دنیا میں میرے دیکھنے میں نہیں آئی سمجھنے کے لئے بجلی کے کئی واٹ (watt) کا انڈا (Bulb) تصور ہو سکتا ہے مگر وہ روشنی ٹھنڈی فرحت افزا تھی، میں اس روشنی کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں کہ آواز آئی: ''کیا دیکھتے ہو محمود کا ہاتھ ہے بیعت کرو۔'' میرے دل میں محسوس ہوا کہ یہ حضرت اُمّ المؤمنین کی آواز ہے۔''

(بشارات رحمانیہ جلد 1 صفحہ 291 و 292 از مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب)

خلافت ثالثہ کے متعلق پیشگوئیاں:

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

1) ''مارچ1906ء

چندروز ہوئے یہ الہام ہوا تھا: **اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّکَ**

ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ،کشوف، رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایڈیشن چہارم 2004صفحہ519)

2) ستمبر1907ء

''خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہو گیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔''

(البدر 12 ستمبر 1907ء)

3) اس کے بعد اکتوبر 1907ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بشارت دی:

اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ یَنْزُلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ

ترجمہ: ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ مبارک احمد کی شبیہ ہو گا۔

(البدر 31 اکتوبر 1907ء)

4) ''اشتہار 5 نومبر 1907ء بعنوان'' تبصرہ'':

''لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا: **اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔یَنْزُلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ**۔ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں۔جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہو گا اور اس کا قائمقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بِمُجَرَّدْ وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا: **اِنِّیْ اُرِیْحُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ وَ اُخْرِجُ مِنْکَ قَوْمًا** یعنی میں تجھے راحت دوں گا اور میں تیری قطع نسل نہیں کروں گا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کروں گا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا۔ اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمریں پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 588-587)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے نعم البدل کے طور پر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ عطا ہوئے ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں اپنے ایک خط میں تحریر فرماتی ہیں:

''برادرم مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط ملا...... یہ درست ہے کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا ناصر احمد کو بچپن سے اکثر یحیٰ کہا کرتیں تھیں اور فرماتی تھیں کہ یہ میرا مبارک ہے، یحیٰ ہے جو مجھے بدلہ میں مبارک کے ملا ہے۔

مبارک احمد کی وفات کے بعد کے الہامات بھی شاہد ہیں ایک بار میرے سامنے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے اور بڑے زور سے اور بہت یقین دلانے والے الفاظ میں فرمایا تھا کہ: ''تم کو مبارک کا بدلہ بہت جلد ملے گا، بیٹے کی صورت میں یا نافلہ کی صورت میں۔'' مجھے مبارک احمد کی وفات کے تین روز بعد ہی خواب آیا کہ مبارک احمد تیز تیز قدموں سے آ رہا ہے اور دونوں ہاتھوں پر ایک بچہ اٹھائے ہوئے ہے، اس نے آ کر میری گود میں وہ بچہ ڈال دیا اور وہ لڑکا ہے اور کہا کہ: '' لو آپا یہ میرا بدلہ ہے'' (یہ فقرہ بالکل وہی ہے جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا) میں نے جب یہ خواب صبح حضرت اقدس کو سنایا تو آپ علیہ السلام بہت خوش ہوئے مجھے یاد ہے آپ علیہ السلام کا چہرۂ مبارک مسرت سے چمک رہا تھا اور فرمایا کہ: ''بہت مبارک خواب ہے۔'' آپ علیہ السلام کی بشارتوں اور آپ علیہ السلام کے کہنے کی وجہ تھی کہ ناصر احمد سلمہٗ اللہ کو اماں جان رضی اللہ عنہا نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا، اماں جان کے ہی ہاتھوں میں ان کی پرورش

ہوئی، شادی بیاہ بھی انہوں نے کیا اور کوٹھی بھی بنا کر دی (النصرۃ)۔ تمام پاس رہنے والے زندہ ہوں گے اب بھی شاہد ہوں گے کہ حضرت اماں جانؓ ناصؔر کو ''مبارک'' سمجھ کر اپنا بیٹا ظاہر کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں: '' یہ تو میرا مبارک ہے'' عائشہ والدہ نذیر احمد جس کو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے پرورش کیا اور آخر تک ان کی خدمت میں رہیں یہی ذکر اکثر کیا کرتی ہے کہ اماں جان تو ناصر کو اپنا مبارک ہی کہا کرتی تھیں کہ یہ تو میرا مبارک مجھے ملا ہے۔.................. کئی سال ہوئے میں بہت بیمار ہوئی تو میں نے ایک کاپی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض باتیں جو یاد تھیں لکھی تھیں ان میں یہ روایت اور اپنا خواب میں نے لکھا تھا وہ کاپی میرے پاس رکھی ہوئی ہے''

والسلام

مبارکہ

('' بشارات ربانیہ'' از مولانا جلال الدین شمس صفحہ 18-17)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیش گوئیاں:

ایک مبشر رؤیا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

'' میں نے دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہوا۔ پھر جوش میں آ کر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسماعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسماعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد ابراہیم کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دو قائمقام کھڑے کر دیئے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہئے۔''

(عرفان الٰہی انوار العلوم جلد 4 صفحہ 288)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک پیشگوئی 8/اپریل 1915ء الفضل قادیان میں شائع ہوئی درج ذیل ہے:

ایک ناصر دین لڑکے کی پیشگوئی:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) نے 26 ستمبر 1909ء کو ایک صاحب کے نام خط لکھا جس میں ایک ناصر دین لڑکے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی یہ خوشخبری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تھی جو کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش 16/نومبر 1909ء سے پہلے کی ہے چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس خط میں تحریر فرماتے ہیں:

'' السلام علیکم ......مجھے بھی خدا نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہو گا اور اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہوگا۔.....''

والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد

(اخبار الفضل قادیان دارالامان مؤرخہ 8/ اپریل1915ء نمبر124 جلد2 صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں واپسی کے وقت غالباً زیورک میں تھا کہ میں نے خواب دیکھی کہ میں رستہ پر گزر رہا ہوں کہ مجھے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ (Revolving light) یعنی چکر کھانے والی روشنی نظر آئی جیسے ہوائی جہازوں کو رستہ دکھانے کے لئے منارہ پر تیز لیمپ لگائے ہوئے ہوتے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں۔ میں نے خواب میں خیال کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے۔ پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا جس میں پھاٹک نہیں لگا ہوا بغیر پھاٹک کے کھلا ہے میرے دل میں خیال گزرا کہ جو شخص اس دروازہ میں کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا نور گھومتا ہوا اس کے اوپر پڑے تو خدا تعالیٰ کا نور اس کے جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جاتا ہے تب میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمد اس دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور وہ چکر کھانے والا نور گھومتا ہوا اس دروازے کی طرف مڑا اور اس میں سے تیز روشنی گذر کر ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ 8/اکتوبر 1955ء صفحہ 2)

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک کشف:

مکرم عبدالستار صاحب سیکشن آفیسر، رشید سٹریٹ 4۔ غلام نبی کالونی سمن آباد لاہور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل کشف تحریر فرمایا:

''ایک دفعہ میں نے مسجد مبارک قادیان میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ کتاب حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پوتے نصیر احمد کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ کون ہیں؟ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: وہ تو فوت ہو گئے تھے اور مرزا ناصر احمد صاحب ان کے بعد پیدا ہوئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک کشف یا رؤیا سنایا (مجھے اس وقت یاد نہیں رہا کہ یہ کشف تھا یا رؤیا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھ کہ ایک بہت بڑی ڈھول کی قسم کی ایک چیز ہے جو چکر کھا رہی ہے اس ڈھول کی بیرونی سطح پر خانے بنے ہوئے ہیں اور ہر خانہ میں کوئی صفت یا خوبی لکھی ہوئی ہے وہ ڈھول گھوم رہا ہے اور اس پر لکھا ہے کہ جس شخص میں یہ اوصاف ہوں گے اور اپنے ماں باپ کا دوسرا لڑکا ہو گا وہ اپنے زمانہ میں سب سے بڑا شخص ہو گا پھر دیکھا کہ اس ڈھول میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سر مبارک نکلا ہے اور آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ''وہ میں ہوں'' پھر یہ ڈھول اسی طرح گھومتا جاتا ہے اور اس پر یہی الفاظ لکھے ہیں کہ ایک دوسرا سر اس ڈھول میں سے ظاہر ہوا، وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: '' وہ میں ہوں''۔ اسی طرح یہ ڈھول گھومتا جاتا ہے اور دو اور سر اسی طرح ظاہر ہوئے اور ان میں ہر ایک نے کہا کہ: '' وہ میں ہوں۔'' میں نے حضرت مولوی صاحب سے پوچھا کہ تیسرے وجود کون ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وقت سے پہلے بتانا مناسب نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں تو سمجھ گیا ہوں میری مراد یہ تھی کہ وہ تیسرے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ہیں جو اپنے ماں باپ کے دوسرے فرزند ہیں۔''

('' بشارات ربانیہ'' از مولانا جلال الدین شمس صاحب صفحہ 31-32)

سید مسعود مبارک شاہ صاحب ابن سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم ربوہ:

''میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ تحریر کرتا ہوں کہ نو دس سال ہوئے میں نے ایک خواب دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں ایک میدان میں جماعت کے بڑے بڑے احباب زمین پر بیٹھے ہیں ان میں چودھری ظفراللہ خان صاحب بھی ہیں ان کے ساتھ ہی میں بھی بیٹھا ہوا ہوں۔ ہم سب حضور کی وفات کے غم سے سخت نڈھال ہیں اور ساتھ ہی یہ غم ہے کہ اب جماعت کا کیا بنے گا؟ ا تنے میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) تشریف لاتے ہیں اور مجمع کے سامنے کھڑے ہو کر تقریر فرمانا شروع کر تے ہیں، ان کے پیچھے غلام احمد پٹھان جو پہرہ دار ہے صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کو گود میں اٹھائے جن کی عمر دو تین سال کی لگی ہے کھڑا ہے۔ تقریر کے دوران میں ہم سب لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ موضوع نبھایا ہے۔ تمام لوگوں کے چہروں سے گھبراہٹ کی بجائے اطمینان کے آثار پائے جاتے ہیں اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔''

('' بشارات ربانیہ'' از مولانا جلال الدین شمس صاحب صفحہ 49)

کشف حضرت مرزا غلام رسول صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ:

''میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر حلفیہ بیان کرتا ہو کہ میرے خسر حضرت مرزا غلام رسول صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ جو صحابی تھے اور صاحب کشوف و رؤیا تھے۔ اغلباً 1945ء یا 1946ء میں انہوں نے قادیان میں خاکسار سے بیان کیا تھا کہ:

'' میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ مرزا ناصر احمد صاحب کے سینہ میں ایک نور ہے یا ایک نور چمک رہا ہے۔

'' پھر یہ بھی فرمایا: '' میں نے مرزا ناصر احمد صاحب کو جماعت کا خلیفہ بنا ہوا دیکھا ہے۔''

خاکسار

بشارت الرحمٰن پروفیسر تعلیم السلام کالج ربوہ

('' بشارات ربانیہ'' از مولانا جلال الدین شمس صاحب صفحہ 43)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا:

''اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہو گا سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں کو پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔''

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376-377)

19/جنوری 1903ء:

''حضرت اقدس علیہ السلام نے عشا سے پیشتر یہ رؤیا سنائی کہ: '' میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون کا لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں و رتھوں کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں بلند آواز سے کہا: کَلَّآ اِنَّ مَعِـیَ رَبِّـیْ سَیَهْدِیْنِ (ترجمہ: ہرگز نہیں یقیناً میرا رب مجھے راہ دکھائے گا۔) اتنے میں میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔

(الحکم 31 جنوری 1903ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''18/ اکتوبر 1892ء کے بعد دسمبر 1892 کو ایک اور رؤیا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بن گیا ہوں یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں اور خواب عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے سو اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقع ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اس میں فتنہ انداز ہے تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودّد سے مجھے فرماتے ہیں: یـاعَـلِیُّ !دَعْهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ وَ زَرَاعَتَهُمْ یعنی اے علی! ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے مگر ان لوگوں سے ترک خطاب بہتر ہے اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پیروؤں کی وہ جماعت ہے جو ان کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جس کی وہ ایک مدت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں۔ پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام کے رُو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے: ذَرُوْنِـیْ اَقْتُـلَ مُـوْسٰی یعنی مجھ کو چھوڑو تا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کر دوں اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بیس منٹ کم میں دیکھی تھی اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 218)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیت ذَرُوْنِیْ اَقْتُلَ مُوْسٰی کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یہ جو ہے آیت فرعون کا یہ کہنا کہ موسیٰ کو قتل کر دوں۔ ایسا ہی زمانہ جماعت احمدیہ پر آنے والا تھا جس کا میں ذکر کر رہا ہوں کہ آ چکا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام میں بڑی وضاحت سے یہ بات مذکور ہے۔ ایک تحریر ہے لمبی جس میں پہلے فرماتے ہیں:

یَاعَلِیُّ !دَعْھُمْ وَاَنْصَارَھُمْ وَ زَرَاعَتَھُمْ

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علی کہہ کر مخاطب فرمایا اور کہا کہ ان کو چھوڑ دے ، ان سے اعراض کر۔ **وَاَنْصَارَھُمْ** اور ان کے مددگاروں سے بھی **زَرَاعَتَھُمْ** اور جو وہ کھیتی اُگا رہے ہیں یہ تحریر ہے اس کے بعد فرماتے ہیں: ’’ پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام کے رو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے: **ذَرُوْنِیْ اَقْتُلَ مُوْسٰی** یعنی مجھ کو چھوڑتا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کردوں اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بیس منٹ کم میں دیکھی تھی اور صبح بدھ کا دن تھا۔ **فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔**‘‘

اب دیکھیں پہلے اس سے بیان فرمایا علی والا مضمون اور چھوڑ دے ان کو اللہ تعالیٰ آپ ہی سنبھال لے گا۔ اس کے بعد الہام کی طرف طبیعت منتقل ہوئی اور یہ الہام ہوا: **ذَرُوْنِیْ اَقْتُلَ مُوْسٰی** لیکن علی کے تعلق سے یہ بات واضح کرتی ہے کہ چوتھے خلیفہ کے وقت میں یہ واقعہ ضرور ہونے والا ہے اور بھی شواہد ہیں جو بتا رہے ہیں کہ اسی زمانہ میں ہوگا اور چونکہ ہو چکا ہے اس لئے اس استنباط کو فرضی نہیں قرار دیا جا سکتا ۔ واقعات کی بعینہٖ یہی شہادت ہے۔

(ترجمۃ القرآن کلاس نمبر243، 28/اپریل 1998ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیش گوئیاں:

ایک مبشر رؤیا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

’’ میں نے دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی میرا انجام ایسا ہوا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہوا۔ پھر جوش میں آ کر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسماعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسماعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد ابراہیم کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دو قائمقام کھڑے کر دیئے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہئے۔‘‘

(عرفان الٰہی انوار العلوم جلد 4صفحہ 288)

اس رؤیا میں دو بیٹوں کی خبر ہے لہٰذا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ منتخب ہوئے اور اس رؤیا میں حضرت اسماعیل علیہ السلام سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور حضرت اسحاق علیہ السلام سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

احباب جماعت کی گواہیاں:

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے متعلق کئی افراد کو قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ خلعت خلافت پہنائے گا۔ چنانچہ کتاب ایک مرد خدا میں لکھا ہے:

''ان میں سے ایک تو انور کاہلوں صاحب تھے۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پیدائش کا دن خوب یاد تھا، اسی دن تو قادیان میں پہلی بار ریل گاڑی آئی تھی۔ اگرچہ انور کاہلوں عمر میں دس سال بڑے تھے، جن دنوں (حضرت) خلیفہ رابع لندن میں زیرتعلیم تھے دونوں میں بہت گہرے دوستانہ روابط قائم ہو گئے تھے، انور کاہلوں ایک کامیاب تاجر تھے اور کاروبار سے ریٹائرڈ ہونے سے پہلے امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے منصب تک پہنچ چکے تھے، انہوں نے ادب و احترام کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے (حضرت) خلیفہ رابع کا بچپن کے دنوں میں بھی ہمیشہ آپ کہہ کر ہی مخاطب کیا (حضرت) مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کی حیثیت سے یہ کوئی غیرمعمولی بات نہیں۔ کچھ لوگ انہیں '' آپ'' کہہ کر ہی پکارتے تھے اگرچہ کچھ لوگ ایسا نہیں بھی کرتے تھے، بچپن میں انور کاہلوں کی والدہ نے انہیں تاکید کی تھی کہ وہ (حضرت) مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد خاندان بالعموم اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سے بالخصوص ہمیشہ ادب اور احترام سے پیش آیا کریں۔
جب انور نے اس کی وجہ پوچھی تو ان کی والدہ صاحبہ نے کہا کہ وجہ تو میں نہیں بتاؤں گی لیکن میری نصیحت پر عمل ضرور کرنا۔ انور نے وعدہ کیا کہ ایسا ہی کروں گا۔ اس وعدے کی خاطر جو انہوں نے پچاس سال پہلے اپنی والدہ سے کیا تھا اور باوجود اس کے صاحبزادہ صاحب ان سے دس سال چھوٹے تھے، انور کاہلوں انہیں ہمیشہ ادب و احترام کے ساتھ'' آپ'' کہہ کر مخاطب کرتے رہے، جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے لندن میں قیام کے دوران انور کاہلوں اور ان کی اہلیہ امینہ بیگم کے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سے گہرے دوستانہ مراسم قائم ہو گئے یہاں تک کہ امینہ بیگم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کو مخاطب کرتے وقت بے تکلفی سے واحد حاضر کا صیغہ استعمال کرنے لگیں وہ انہیں ''طاہری'' کہہ کر پکارتیں لیکن انور کاہلوں بدستور ادب سے آپ کہہ کر ہی ان سے مخاطب ہوتے۔ جب صاحبزادہ صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا آپ انور کاہلوں کا انداز تخاطب محسوس کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ'' ہاں محسوس تو کیا ہے لیکن لیکن مجھے اس کا سبب معلوم نہیں۔'' سبب تو اس کا انور کاہلوں کو بھی معلوم نہیں تھا انہیں تو بس اتنا پتہ تھا کہ یہ ان کی والدہ کی خواہش تھی لیکن جب خلافت رابعہ کا انتخاب ہو چکا تو انور کاہلوں کے والد صاحب نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے بتایا:
'' آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تمہاری والدہ تم کو ہمیشہ صاحبزادہ طاہر احمد کا ادب و احترام ملحوظ خاطر رکھنے کے لئے کیوں تاکید کرتی تھیں۔ حضرت اُمّ طاہر اور تمہاری والدہ دونوں سہیلیاں تھیں ایک سہ پہر کا ذکر ہے جب تمہاری والدہ اپنی سہیلی کو ملنے گئیں، صاحبزادہ طاہر احمد اس وقت تقریباً تین سال کے تھے۔ اچانک (حضرت) اُمّ طاہر کمرے سے اٹھ کر چلی گئیں اور جلد ہی اپنے شوہر نامدار حضرت خلیفہ ثانی کی دستار لے کر واپس لوٹیں اور اسے ننھے طاہر کے سر پر باندھ دیا اور بولیں طاہر ایک دن خلیفہ بنے گا پھر اس عدم احتیاط پر خود ہی محجوب ہو کر رہ گئیں اور انور کاہلوں کی والدہ سے عہد لیا کہ وہ اس راز کو افشا نہیں کریں گی انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ ان کے اس یقین کی بنا کیا تھی اس کے بعد اس موضوع پر کبھی کوئی بات نہیں ہوئی۔ دونوں سہیلیوں کی ملاقات سہ پہر کو ہوئی اسی صبح حضرت اُمّ طاہر کو ایک الہام کا علم ہوا تھا۔ (حضرت) خلیفہ ثانی کچھ دیر تو کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے خاموش بیٹھے رہے تھے پھر بالآخر حضرت اُمّ طاہر سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ طاہر ایک دن خلیفہ بنے گا۔ دوسری ماؤں کی طرح (حضرت) ام طاہر بھی اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے بڑی اونچی توقعات رکھتی تھیں۔ نسباً نجیب الطرفین سیدہ ہونے کے علاوہ انہیں یہ امتیاز بھی حاصل تھا کہ وہ (حضرت) مسیح موعود علیہ السلام کے خاص فرزند مبارک احمد کی منگیتر بھی تھیں اس لئے خاندان (حضرت) مسیح موعود علیہ السلام میں وہ ایک خاص مقام کی مالک تھیں۔ بے شک (حضرت) مصلح موعود رضی

اللہ عنہ کے گیارہ فرزند اور بھی تھے لیکن اب یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے (حضرت) اُمّ طاہر کی دلی تمنا بالآخر پوری ہونے والی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ ہمہ وقت اسی کوشش میں لگی رہتی تھیں کہ طاہر احمد سکول میں اسلامی علوم کے حصول اور ان پر عمل میں سب پر سبقت لے جائے۔ (حضرت) خلیفہ ثانی کی موجودگی میں تو خوشخبری سن کر (حضرت) اُمّ طاہر اپنے جذبات پر کسی نہ کسی طرح قابو پانے میں کامیاب ہوگئیں لیکن ان کے جاتے ہی ضبط کے سارے بند ٹوٹ گئے اور انہوں نے فرطِ مسرت سے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ عین اس وقت ایک نوجوان لڑکی جس کا نام کلثوم بیگم تھا ان سے ملاقات کیلئے آن پہنچی۔ کلثوم بیگم حضرت اُمّ طاہر کا اپنی والدہ کی طرح احترام کرتی تھیں اور ان سے ملنے کے لئے اکثر آتی جاتی رہتی تھیں۔ کلثوم بیگم کو یہ تو فوراً ہی اندازہ ہوگیا کہ (حضرت) اُمّ طاہر کسی رنج یا غم کی وجہ سے نہیں رو رہی تھیں بلکہ یہ آنسو خوشی اور شدت جذبات کے آنسو تھے، پہلے تو حضرت اُمّ طاہر اپنے آنسوؤں کا سبب چھپانے کی کوشش کرتی رہیں پھر فرط مسرت سے بے بس ہوگئیں۔ کلثوم بیگم سے پہلے راز داری کا حلف لیا پھر انہیں (حضرت)خلیفہ ثانی کے الہام کی تفصیل بتائی اور وعدہ لیا کہ جب تک یہ الہام پورا نہ ہو جائے کسی سے اس کا ذکر نہیں کریں گی۔ کلثوم بیگم نے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ ان کی ایک احمدی مشنری سے شادی ہوگئی اور آنے والے پچاس سالوں میں انہیں بارہا صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سے ملاقات کا موقع ملتا رہا لیکن کلثوم بیگم کے ہونٹوں پر مسلسل مہر سکوت لگی رہی۔ اگرچہ کلثوم بیگم دوسرے بھائیوں کے مقابلہ پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سے انتہائی امتیازی ادب و احترام سے پیش آتی تھیں لیکن صاحبزادہ صاحب کو کبھی شک تک نہیں گزرا کہ اس امتیازی سلوک اصل سبب کیا تھا۔ خلافت رابعہ کے انتخاب کے بعد (حضرت) خلیفہ رابع سے ملاقات کے لئے جب کلثوم بیگم حاضر ہوئیں تو انہوں نے اس راز سے پردہ اٹھایا اور اس الہام کی تفصیل بتائی جو (حضرت) خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے (حضرت) اُمّ طاہر کو بتایا تھا۔''

(ایک مرد خدا از آئن ایڈمسن ترجمہ چودھری محمد علی صاحب صفحہ206 تا 209)

مکرم رانا رفیق احمد صاحب جہانگیر پارک لاہور:

مکرم رانا رفیق احمد صاحب جہانگیر پارک لاہور بیان کرتے ہیں:

''ہماری نانی صاحبہ نے جو صحابیہ حضرت اقدس اور کریم بخش (نانبائی) کی صاحبزادی اور زوجہ صوفی حبیب اللہ خان ام سعید اللہ خان پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اپنی پگڑی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو دے رہے ہیں اس کے بعد حضرت اقدس......کو بھی انہوں نے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔''

(روزنامہ الفضل 8/اگست 1982ء صفحہ3)

مکرم لئیق احمد طاہر صاحب سابق مبلغ انگلستان:

مکرم لئیق احمد طاہر صاحب سابق مبلغ انگلستان بیان کرتے ہیں کہ:

''کرائیڈن (انگلستان) کے ایک دوست مکرم خواج احمد صاحب نے شوریٰ 1361ہش (1982ء) سے چند روز قبل مسجد اقصیٰ کے سامنے مجھے خواب سنائی کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے

اپنی پگڑی صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو پہنائی ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 8راگست 1982ء صفحہ3)

مکرم عبدالباری احمدی صاحب کیلگری (Calgary) کینیڈا (Canada):

مکرم عبدالباری احمدی کیلگری کینیڈا سے بیان کرتے ہیں کہ:

’’9/10 جون 1982ء کو خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہیں پاس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کھڑے ہیں اتنے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی پگڑی اتاری اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے پر رکھ دی اور فرمایا یہ تم سنبھالو ہم تو چلتے ہیں ہم وہاں کھڑے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ننگے سر روانہ ہو جاتے ہیں اور جاتے ہوئے فرماتے ہیں ہم نے یہاں کیا لینا ہے وہاں ہی چلتے ہیں اس نظارے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کرائی اور جو دعا کرنے کی حالت حضرت صاحب کی تھی وہ ایسی تھی کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ دعا ایک موت چاہتی ہے ویسی حالت تھی یعنی آپ (رحمہ اللہ) دعا فرماتے فرماتے خدا تعالیٰ میں غرق ہونے والی حالت پیدا کر لیتے ہیں اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 8راگست 1982ء صفحہ3)

خلافت خامسہ کے متعلق پیشگوئیاں:

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پیش خبریاں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تائید و نصرت کے وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں وضاحت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ دسمبر 1907ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا:

’’اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ

اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔‘‘

(البدر 19دسمبر 1907ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ چند سال ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالمِ کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ:

اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔

(الحکم ، البدر 10جنوری 1907ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کشف کی تشریح کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 12دسمبر 1997ء میں فرمایا

’’ اب ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے خاص دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور

بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے ’’ تو ہماری جگہ بیٹھ جا ‘‘ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 30؍جنوری 1998ء لندن)

مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر:

مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر نے عربی زبان میں اپنے خط محررہ 28؍مئی 2005ء میں جو تحریر کیا اس کا ترجمہ یہ ہے:

’’ مئی 2002ء میں میں نے ایک فلسطینی دوست سے رابطہ کر کے کہا امسال آپ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوں انہوں نے کہا کہ میں استخارہ کر کے بتاؤں گا۔ چند دن کے بعد انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ لندن گیا ہوں اور خلیفۂ وقت سے ملاقات بھی ہوئی ہے لیکن حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے نہیں بلکہ کوئی اور خلیفہ ہیں اور اس دوست (امجد کمیل) نے اس خلیفہ کا حلیہ بیان کرنا شروع کر دیا کہ ان کی داڑھی چھوٹی ہے آنکھیں اس طرح کی ہیں وغیرہ ۔ میں نے کہا میں یہ نہیں سننا چاہتا لیکن مجھے سمجھ آ گئی کہ شاید حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی طرف اشارہ ہے بہر حال میں اس خواب کو بھول گیا۔
جب اپریل 2003ء میں حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات ہوئی اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے خاکسار کو فون کے ذریعہ انتخاب خلافت کمیٹی کے ممبر ہونے کی اطلاع دی تو اس بھاری ذمہ داری کے احساس سے مجھے تو جان کے لالے پڑھ گئے بہت دعائیں کیں اور کروائیں۔ جب لندن پہنچے اور مغرب اور عشا کی نمازوں کے بعد جب انتخاب کیلئے مسجد میں داخل ہونے کی غرض سے قطار بنا کر کھڑے تھے تو میں نے اپنے پیچھے دیکھ کہ جس شخصیت کو خلیفہ بننے کیلئے میں ووٹ دینا چاہتا تھا وہ شخصیت میرے پیچھے کھڑی ہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس کو میں خلیفہ کے لئے ووٹ دینا چاہتا ہوں یہ نامناسب لگتا ہے کہ میں اس کے آگے کھڑا ہوں لہٰذا اس قطار سے نکل کر آخر پر آ گیا ۔ اس وقت دو آدمی آئے ایک چودھری حمیداللہ صاحب تھے جبکہ دوسری شخصیت کو میں نہیں جانتا تھا لیکن ایک برقی چمک کی سی تیزی سے وہ شخصیت میرے دل میں اُتر گئی اور میں سوچنے لگا کہ آخر یہ ہیں کون؟ اور اس سوچ کا عالم یہ تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ شاید میں مسجد میں داخل ہونے سے قبل ہی مر جاؤں گا۔ دوران اجلاس مرزا مسرور احمد صاحب کو دیکھ کر میں نے کہا یہ تو وہی ہیں جن کی صورت برق رفتاری سے میرے دل میں اتر چکی ہے۔ لہٰذا وقت انتخاب میں نے انہی کے لئے ووٹ دینے کو ہاتھ کھڑا کیا تو دیکھا اکثریت نے ووٹ انہی کو دیا۔ یوں غم کی کیفیت جاتی رہی اور ایسی خوشی نصیب ہوئی کہ مجھے زندگی ایسی خوشی کوئی نہیں ملی۔ واپسی پر فلسطین میں مکرم ہانی طاہر کے گھر مکرم امجد کمیل سے ملاقات ہوئی جن کے گھر ایم ٹی اے نہیں تھا اور انہوں ابھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر نہیں دیکھی تھی اس ملاقات میں میں نے ان کو حضور کی تصویر دکھائی تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ یہ تو وہی ہیں جن سے میں نے رؤیا میں ملاقات کی تھی حتیٰ کہ کوٹ اور کرسی بھی وہی ہیں۔
اب میں تمام منافقین کو کہتا ہوں کہ اگر حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا نے خلیفہ نہیں بنایا تو بتائیں کہ کس نے قبل از وقت مکرم امجد کمیل کو ان کی صورت دکھا دی؟ اور کس نے مجھے قطار سے نکل کر پیچھے جانے

پر مجبور کیا؟ اور مجھے وہ صورت دکھا دی جو میرے دل میں اتر گئی جس کو میں جانتا تک نہیں؟‘‘

(ہفت روزہ ’’البدر‘‘ قادیان 20دسمبر تا 27دسمبر2005ء سالانہ نمبرصفحہ24)

محترم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت ماریشس (Maritius):

محترم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت ماریشس نے 24اپریل 2003ء کو حضور انور کے نام ایک خط انگریزی میں لکھا۔ اس کا خلاصہ اردو میں حسب ذیل ہے:

’’ہفتہ کی رات کو جب میں ائیرماریشس کے جہاز میں لندن آ رہا تھا تو میں نے بہت دعا کی توفیق پائی۔ میں نے خدا سے عرض کیا کہ میں بہت کمزور اور عاجز انسان ہوں مگر تو نے مجھے مجلس انتخاب خلافت میں شامل کر دیا ہے ۔ خدایا! میری بھی اور ساری مجلس انتخاب کی رہنمائی فرما کر وہ اسی شخص کا انتخاب کریں جس کے بارہ میں دراصل تو نے خود فیصلہ کیا ہے کہ وہ خلیفہ منتخب ہو۔ رات کے ایک سے چار بجے کے درمیان جبکہ ابھی میں جہاز ہی میں تھا۔ میں نے آٹھ رکعت نماز تہجد ادا کی بعد ازاں آرام کے دوران دوبارہ میری زبان پر لفظ ’’مسرور‘‘ آیا اور ذہن میں بھی یہی خیال آیا۔ اس وقت سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خدا کی طرف سے ایک رہنمائی ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے مجھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کچھ زیادہ علم نہیں تھا۔ میں نے صرف ربوہ میں بطور ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی حضور کی مصروفیات کے بارہ میں کچھ پڑھا ہوا تھا۔ ماریشس سے روانگی سے پہلے میرے ذہن میں ایک اور شخص کا نام تھا لیکن میں نے اس کا ذکر کسی سے نہ کیا۔‘‘

(ہفت روزہ ’’البدر‘‘ قادیان 20دسمبر تا 27دسمبر2005ء سالانہ نمبرصفحہ26)

محترمہ رضوانہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی شفیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ آسٹریا(Austria):

محترمہ رضوانہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی شفیق احمد صاحب صدر جامعت احمدیہ آسٹریا نے اپنے خط محررہ 30اکتوبر 2005ء تحریر کیا:

’’جس روز حضور رحمہ اللہ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) کی وفات ہوئی خاکسارہ گھر پر ایم ٹی اے (M.T.A)سے براہ راست تمام نشریات دیکھ رہی تھی۔ چونکہ میرے شوہر قاضی شفیق احمد وفات کے روز ہی لندن روانہ ہو گئے تھے سو اکیلی بیٹھی ٹی وی پر ہر ہر لمحہ دیکھتی رہی۔ رات کو جب خلافت کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی اور لوگ بے چینی سے دعائیں کر تے ہوئے خدا کی رحمت کے طلب گار تھے ا ور قدرت ثانیہ کا ایک نیا پہلو دیکھنے کے منتظر مسجد فضل لندن کے دروازے پر نظریں جمائے بیٹھے تھے تو خاکسارہ بھی یہ نظارہ M.T.A پر دیکھ رہی تھی کہ اچانک تھکن کی وجہ سے لمحہ بھر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی مگر سمجھ نہیں آتا کہ نیند کی حالت ہے یا خیال کی حالت ہے مگر ایک دم نور ہی نور آسمان سے اترتا دکھائی دیا جو بہت تیزی سے برق روئی سے زمین کی طرف بڑھتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور اس جگہ میں جہاں خلافت کمیٹی بیٹھی ہے داخل ہو گیا ہے اسی لمحہ دل میں یہ خیال بھی پیدا ہو رہا ہے کہ اس بار خلیفۃ المسیح کا نام حروف ابجد کے لفظ ’’ م‘‘ سے شروع ہو گا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور’’ م‘‘ نامی شخص ’’ مسرور‘‘ میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ الفاظ دل میں گونجتے ہیں کہ جو میرے منہ سے جاری ہو گئے کہ اللہ نے اپنا خلیفہ چن لیا اور جس شخص میں اپنا نور بھرنا تھا بھر دیا۔ ایسے ہی عالم میں ایک دم جیسے میری آنکھ کھل گئی ہو یا وہ نظارہ ٹوٹ گیا ہو اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ میرا جسم سخت کپکپانے لگا

اور دل میں ایک خوف طاری ہو گیا کہ یہ میں نے کیا دیکھا ہے کون سی کیفیت سے گزری ہوں مگر دل کو یہ کامل یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ فرما دیا ہے لوگوں پر ظاہر ہونا باقی ہے اس کا اور میں نے اسی وقت اپنے شوہر قاضی شفیق صاحب کو فون کیا جو کہ مسجد فضل لندن کے باہر ہی بیٹھے ہوئے تھے اور سارا واقعہ بیان کیا اور کہا خدا تعالیٰ نے اپنا خلیفہ منتخب کر لیا ہے اور یقیناً بس اعلان ہونا باقی ہے چونکہ خدا نے اس عام بندے میں اپنا نور منتقل کر کے اسے خاص بندے میں اپنا نور منتقل کر کے اسے خاص بندوں میں چن لیا ہے اتنے میں انہوں نے مجھے فون بند کرنے کو کہا کہ کوئی اعلان ہونے لگا ہے سو میں نے بھی یہ نظارہ اگلے ہی لمحہ M.T.A پر براہ راست دیکھا جس میں آپ (مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد بیت الفضل لندن۔ ناقل) اعلان فرما رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے خلیفہ ہوں گے۔ خدا تعالیٰ میرے پیارے آقا کو عمر دراز صحت تندرستی کے ساتھ عطا فرمائے اور ان کا بابرکت وجود تا دیر ہم میں قائم رکھے۔ (آمین ثم آمین)''

(ہفت روزہ ''البدر'' قادیان 20 دسمبر تا 27 دسمبر 2005ء سالانہ نمبر صفحہ 26)

مکرم مبشر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ لودھراں پاکستان:

مکرم مبشر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ لودھراں پاکستان اپنے خط محررہ 28 ؍اپریل 2003ء میں تحریر کرتے ہیں:
'' فروری 2003ء کی آخری تاریخیں تھیں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ وفات پا گئے ہیں۔ خواب میں ہی ہمیں اتنا غم تھا روئے چلا جا رہا تھا اور ظاہری آنسو بھی محسوس کر رہا تھا کچھ دیر بعد روتے روتے میں کہہ رہا تھا کہ حضور تو فوت ہو گئے ہیں اب نیا خلیفہ کون ہو گا؟ معاً میرے دل میں ڈالا گیا کہ مرزا مسرور احمد جو ہیں یہ خواب میں نے اپنے امیر صاحب ضلع چودھری منیر احمد صاحب کو بھی سنائی تھی۔''

(ہفت روزہ ''البدر'' قادیان 20 دسمبر تا 27 دسمبر 2005ء سالانہ نمبر صفحہ 24)

مکرم محمود احمد صاحب خالد معلم وقف جدید شادیوال ضلع گجرات:

مکرم محمود احمد صاحب خالد معلم وقف جدید شادیوال ضلع گجرات اپنے مکتوب محررہ 28 ؍اپریل 2003ء میں بیان کرتے ہیں:

'' حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر ساری جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے ......اسی بے قراری کے عالم میں رات پونے بارہ بجے ٹی وی بند کیا اور لیٹ گیا یہ مورخہ 21 اپریل کی رات تھی خواب میں دیکھا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام والا کوٹ اور انگوٹھی پہنائی جا رہی ہے اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی، پھر سو گیا اور دوبارہ یہی منظر دیکھا۔ جب آنکھ کھلی تو اڑھائی بجے کا وقت تھا صبح میں نے یہ خواب والا واقعہ ڈائری میں لکھ دیا اور اس کے بعد اپنی اہلیہ کو بھی بتا دیا کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح کے بارے میں بتایا ہے خواب میں۔ وہ بھی بے چینی سے پوچھنے لگیں کہ پھر جلدی بتاؤ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ میں بتاؤں گا نہیں۔ ان کے بار بار اصرار کے باوجود

میں نے نہ بتایا لیکن اتنا بتایا کہ میں اپنی ڈائری میں لکھ دیا ہے لیکن یہ بھی انتخاب کے اعلان کے بعد دکھاؤں گا پھر وہ کہنے لگیں کہ اچھا اتنا تو بتادیں کہ کیا ''خاندان'' میں سے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔
22/اپریل رات کو کوئی لوگ سوئے نہیں تھے ٹی وی دیکھ رہے تھے کہ رات کے ایک بجے دو اور خواتین بھی ہمارے گھر M.T.A دیکھنے آگئیں۔ رات تین بج کر چالیس منٹ پر جب امام صاحب نے اعلان کیا تو ان کے منہ سے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا نام سنتے ہی بے اختیار میری زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور میں نے اچھل کر ڈائری اٹھائی اور سب کے سامنے کھول کر دکھائی کہ یہ دیکھیں بالکل یہی نام اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے لکھوایا ہے ۔ الحمد للہ۔ اور میں تھا کہ خوشی سے روئے چلا جا رہا تھا اور میری اہلیہ صاحبہ اور دو دوسری بہنیں بھی خوش بھی اور حیران بھی تھیں۔ اس موقع پر میری بیگم صاحبہ ناصرہ محمود اور دونوں مہمان خواتین بشریٰ نصراللہ اور مبشرہ نصراللہ موجود تھیں۔ میں نے اسی ڈائری پر جہاں خواب لکھا تھا ساتھ ہی ان تینوں کے دستخط کرالئے۔''

(ہفت روزہ ''البدر'' قادیان 20دسمبر تا 27دسمبر2005ء سالانہ نمبرصفحہ25)

مکرم شیخ عمر احمد منیر صاحب ابن مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب مرحوم راولپنڈی:

مکرم شیخ عمر احمد منیر صاحب ابن مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب مرحوم راولپنڈی لکھتے ہیں:
''میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ عرض کرتا ہوں: جنوری 2003ء میں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے نماز جمعہ ادا کر رہا ہوں۔ حضور کے سلام پھیرنے کے بعد جب حضور انور کی نظر جاتے ہوئے مجھ پر پڑتی ہے تو حضور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کب آئے ہیں حضور کی دست بوسی کے لئے آگے بڑھتا ہوں اور حضور انور سے مصافحہ کرتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں شیخ صاحب میرے بعد اب آپ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سے مصافحہ کرنا ہے اتنی دیر میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب حضور کے ساتھ آ کھڑے ہو جاتے ہیں اور میں فوراً صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ کر لیتا ہوں تو حضور انور میری کمر پر تھپکی دیتے ہیں اور اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔''

(ہفت روزہ ''البدر'' قادیان 20دسمبر تا 27دسمبر2005ء سالانہ نمبرصفحہ26)